حج کمیٹی ایکٹ، 2002

(35 بابت 2002)

(11 جون، 2002)

ایکٹ تاکہ حج کے لیے مسلمانوں کی زیارت پر جانے کی خاطر انتظامات کرنے کے لیے بھارتی حج کمیٹی اور ریاستی حج کمیٹیاں قائم کرنے اور اس سے منسلک امور کی توضیع کی جائے۔

پارلیمنٹ جمہوریہ بھارت کے ترپنویں سال میں حسب ذیل قانون وضع کرتی ہے:-

باب I

ابتدائیہ

مختصر نام اور وسعت۔ 1-(1) اس ایکٹ کو حج کمیٹی ایکٹ، 2002 کہا جائے گا۔

(2) یہ ایسی تاریخ☆ یا تاریخوں پر نافذ العمل ہوگا جیسا کہ مرکزی حکومت اطلاع نامہ کے ذریعے مقرر کرے اور اس ایکٹ کی مختلف توضیعات کے لیے اور مختلف ریاستوں کے لیے مختلف تاریخیں مقرر کی جاسکیں گی۔

تعریفات۔ 2-اس ایکٹ میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت سے دیگر طور پر مطلوب ہو—

(الف) ''ذیلی قوانین'' سے دفعہ 45 کے تحت بنائے گئے ذیلی قوانین مراد ہیں؛

(ب) ''چیف ایگزیکٹیو افسر یا ایگزیکٹیو افسر'' سے دفعہ 16 کے ضمن (1) یا دفعہ 29 کے ضمن (1) کے تحت مقرر کیا گیا کمیٹی کا چیف ایگزیکٹیو افسر یا ریاستی کمیٹی کا ایگزیکٹیو افسر، جیسی بھی صورت ہو، مراد ہے؛

(ج) ''کمیٹی'' سے دفعہ 3 کے تحت تشکیل دی گئی بھارتی حج کمیٹی مراد ہے؛

(د) ''رکن'' سے دفعہ 4 کے تحت نامزد کیا گیا بھارتی حج کمیٹی کا اور دفعہ 18 کے تحت نامزد کیا گیا ریاستی حج کمیٹی کا رکن، جیسی بھی صورت ہو، مراد ہے اور اُس میں چیر پرسن اور نائب چیر پرسن شامل ہیں؛

(ہ) ''اطلاع نامہ'' سے بھارت کے گزٹ یا ریاست کے سرکاری گزٹ میں شائع کیا گیا اطلاع نامہ، جیسی بھی صورت ہو، مراد ہے؛

(و) ''زائر'' سے حج پر جانے والا یا حج سے واپس آنے والا مسلمان مراد ہے؛

(ز) ''مقررہ'' سے مرکزی حکومت کے ذریعے دفعہ 44 کے تحت یا ریاستی حکومت کی دفعہ 47 کے تحت، جیسی بھی

☆ 5 دسمبر، 2002 سے نافذ۔

صورت ہو، بنائے گئے قواعد کے ذریعے مقررہ مراد ہے؛

(ح) ''ریاستی کمیٹی'' سے دفعہ 18 کے تحت تشکیل دی گئی ریاستی حج کمیٹی مراد ہے اور اس میں مشترکہ ریاستی کمیٹی شامل ہے؛

(ط) ''ریاستی حکومت'' سے یونین علاقہ کی نسبت آئین کی دفعہ 239 کے تحت صدر کے ذریعے مقرر کیا گیا اُس یونین علاقہ کا منتظم مراد ہے۔

باب II

بھارتی حج کمیٹی

بھارتی حج کمیٹی کی تشکیل اور سند یافتہ جماعت ہونا۔

3-(1) بھارتی حج کمیٹی کے نام سے ایک کمیٹی تشکیل دی جائے گی جو ایسی تاریخ سے موثر ہوگی جس کی مرکزی حکومت اس بارے میں سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعے مقرر کرے۔

(2) کمیٹی متذکرہ نام سے ایک سند یافتہ جماعت ہوگی جسے دائمی تسلسل حاصل ہوگا اور اس کی ایک عام مہر ہوگی جسے اس ایکٹ کی توضیعات کے تحت منقولہ اور غیر منقولہ دونوں جائدادوں کے حصول، رکھنے، نپٹانے، خیراتی ٹرسٹ کو وجود میں لانے اور معاہدہ کرنے کا اختیار ہوگا اور مذکورہ نام سے مقدمہ دائر کرے گی یا اس پر مقدمہ چلایا جائے گا۔

(3) کمیٹی کا اپنا صدر مقام ممبئی میں ہوگا اور جیسے اور جب کمیٹی، کام کاج کے طور پر ضروری سمجھے، مرکزی حکومت کے صلاح مشورے سے اضافی علاقائی دفاتر کھولے جاسکیں گے۔

کمیٹی کی تشکیل۔

4- کمیٹی مندرجہ ذیل ارکان پر مشتمل ہوگی، یعنی:-

(i) پارلیمنٹ کے تین ارکان جن میں سے لوک سبھا کے اسپکیر کے ذریعے اس کے مسلم ارکان میں سے دو اور راجیہ سبھا کے چیرمین کے ذریعے اس کے مسلم ارکان میں سے ایک رکن نامزد کئے جائیں گے:

لیکن شرط یہ ہے کہ پالیمنٹ کا رکن، رکن نہ رہنے پر کمیٹی کا رکن نہیں رہے گا اور لوک سبھا کا اسپیکر یا راجیہ سبھا کا چیرمین، جیسی بھی صورت ہو، مرکزی حکومت کی درخواست پر نئی نامزدگی کرے گا؛

(ii) کمیٹی کے نو (9) مسلم ارکان، جن میں گزشتہ تین سالوں کے دوران زائرین کی بڑی تعداد بھیجنے والی ریاستوں سے تین ارکان اور فہرست بند میں مصرحہ زونوں میں سے ایک ایک رکن، ایسے طریقے میں، جیسا کہ مقرر کیا جائے، منتخب کئے جائیں گے:

لیکن شرط یہ ہے کہ زون میں پڑنے والی ریاست میں سے ایک سے زیادہ رکن منتخب نہیں کیا جائے گا جیسا کہ فہرست بند میں مصرحہ کیا گیا ہو؛

(iii) امور خارجہ،خزانہ اور شہری ہوا بازی کی وزارتوں کی نمائندگی کرنے کے لیے اس حکومت کے ذریعے نامزد چار اشخاص جو حکومت بھارت کے جوائنٹ سکریٹری کے درجے سے کم نہ ہوں، بحثیت بہ اعتبار عہدہ ارکان ہوں گے؛

(iv) مندرجہ ذیل زمروں کے اشخاص میں سے سات مسلم ارکان مرکزی حکومت کے ذریعے منتخب کئے جائیں گے؛یعنی —

(الف) دو ارکان جو سرکاری انصرام، مالیات، تعلیم، ثقافت یا سماجی کام کی خصوصی علمیت رکھتے ہوں اور ان میں سے ایک شیعہ مسلمان ہوں گا؛

(ب) دو خاتون اراکین، اُن میں سے ایک شیعہ مسلمان ہوگی؛

(ج) تین اراکین جو مسلم دینیات اور قانون کی خصوصی علمیت رکھتے ہوں، اُن میں سے ایک شیعہ مسلمان ہوگا۔

اراکین کا اطلاع نامہ۔

5- دفعہ 4 کے تحت کمیٹی کے اراکین کی نامزدگی کئے جانے کے بعد جس قدر جلد ممکن ہو سکے، مرکزی حکومت سرکاری گزٹ میں تمام ایسے اراکین کے نام شائع کرے گی۔

میعاد عہدہ۔

6-(1) کمیٹی کے اراکین کی معیاد عہدہ (ماسوائے بہ اعتبار عہدہ اراکین اور اتفاقی اسامیاں پُر کرنے والے اراکین) تین سال ہوگی جو دفعہ 5 کے تحت اراکین کی فہرست شائع ہونے کے بعد والے دن سے شروع ہوگی:

لیکن شرط یہ ہے کہ مرکزی حکومت سرکاری گزٹ میں ایک اطلاع نامہ کے ذریعے کمیٹی کے ارکان کی معیاد ایسی مدت کے لیے بڑھا سکے گی جو بیک وقت چھ ماہ سے تجاوز نہ کرے لیکن کسی بھی صورت میں یہ مجموعی طور پر ایک سال سے زیادہ نہ ہو۔

(2) چیر پرسن، نائب چیر پرسن اور ارکان کو واجب الادا الاؤنس اور دیگر شرائط اور قیود ایسی ہوں گی جیسا کہ مقرر کی جائیں۔

چیر پرسن اور نائب چیر پرسن۔

7-(1) دفعہ 5 کے تحت کمیٹی کے ارکان کے ناموں کی اشاعت کے بعد مرکزی حکومت ایسی اشاعت کے پینتالیس دنوں کے اندر اندر کمیٹی کا پہلا اجلاس طلب کرے گی جہاں پر کمیٹی اپنے ارکان میں سے ایک چیر پرسن اور دو نائب چیر پرسن منتخب کریگی:

لیکن شرط یہ ہے کہ کمیٹی کا چیر پرسن کوئی وزیر نہیں ہوگا اور بہ اعتبار عہدہ ارکان چیر پرسن اور نائب چیر پرسن کے انتخاب میں حصہ نہیں لیں گے۔

(2) اگر کمیٹی، چیر پرسن یا نائب چیر پرسن کو منتخب کرنے میں ناکام رہے تو مرکزی حکومت کمیٹی کے کسی رکن کو اس کا چیر پرسن یا نائب چیر پرسن، جیسی بھی صورت ہو، مقرر کر سکے گی۔

(3) چیر پرسن ایسے اختیارات کا استعمال کریگا اور ایسے فرائض انجام دے گا جیسا کہ مقرر کیا جائے۔

(4) نائب چیر پرسن ایسے اختیارات کا استعمال کرے گا اور ایسے فرائض انجام دے گا جیسا کہ کمیٹی کے ذریعے اس سلسلہ میں بنائے گئے ذیلی قوانین کے ذریعے متعین کئے جائیں:

لیکن شرط یہ ہے کہ ایسے ذیلی قوانین بنائے جانے تک نائب چیر پرسن ایسے اختیارات کا استعمال کرے گا اور ایسے فرائض انجام دے گا جیسا کہ اس سلسلے میں چیر پرسن کے ذریعے دیئے گئے حکم کے ذریعے متعین کئے جائیں۔

(5) چیر پرسن اور نائب چیر پرسن کا انتخاب سرکاری گزٹ میں مرکزی حکومت کے ذریعے شائع کیا جائے گا۔

(6) چیر پرسن یا نائب چیر پرسن کی میعاد عہدہ، جیسی بھی صورت ہو، کمیٹی کی میعاد کے ساتھ مطابقت رکھے گی اور کوئی بھی شخص دو متواتر میعادوں سے زیادہ چیر پرسن یا نائب چیر پرسن کے عہدے پر فائز نہیں رہے گا۔

(7) چیر پرسن یا کسی نائب چیر پرسن کے عہدہ میں کوئی اتفاقی خالی اسامی ضمن (1) یا ضمن (2)، جیسی بھی صورت ہو، کی مطابقت میں بقیہ میعاد کے لئے پُر کی جائے گی۔

کمیٹی کی تشکیل نو۔ 8-(1) مرکزی حکومت کمیٹی کی میعاد یا اضافی میعاد، جیسی بھی صورت ہو، کے منقضی ہونے سے کم از کم چار مہینے پہلے ایک نئی کمیٹی کی تشکیل کے لیے تمام ضروری اقدامات کرے گی یا کروائے گی۔

(2) سبکدوش ہونے والا رکن دو میعادوں سے زیادہ کمیٹی کی از سر نو نامزدگی کے لیے اہل نہیں ہوگا:

لیکن شرط یہ ہے کہ پچاس فیصد سے زیادہ ارکان دوسری دفعہ کے لیے ایسی صورت میں از سر نو نامزد کئے جا سکیں گے جیسا کہ مقرر کیا جائے۔

کمیٹی کے فرائض۔ 9-(1) کمیٹی کے فرائض مندرجہ ذیل ہوں گے:-

(i) زائرین کے لیے مفید معلومات جمع کرنا اور ان کی تشہیر کرنا اور زائرین کے لیے سمت بندی اور تربیتی پروگرام کا انتظام کرنا؛

(ii) بھارت میں جہاز پر سوار ہونے کے مقامات پر ٹھہرانے کے دوران زیارت پر جاتے اور زیارت سے واپسی کے وقت زائرین کو تمام معاملات میں صلاح دینا اور مدد کرنا جن میں ٹیکہ لگانا، انوکولیشن، طبی معائنہ کرنا، زائرین کے پاس جاری کرنا اور بیرونی زرمبادلہ اجرا کرنا شامل ہے اور ایسے معاملات میں متعلقہ مقامی حکام سے رابطہ کرنا؛

(iii) پریشان زائرین کو راحت پہنچانا؛

(iv) مرکزی حکومت کی منظوری سے سالانہ حج منصوبہ کو حتمی شکل دینا اور منصوبہ کو عملی جامہ پہنانا جس میں ہوائی جہاز یا کسی دیگر ذرائع کے ذریعے ہوائی سفر کے لیے انتظامات شامل ہیں، اور رہائشی جگہوں کے تعلق سے معاملات میں مشورہ دینا؛

(v) کمیٹی کے بجٹ تخمینہ جات منظور کرنا اور مالی سال کے شروع ہونے سے تقریباً تین مہینے پہلے اس کی منظوری

کے لیے مرکزی حکومت کو پیش کرنا؛

(vi) زائرین کے لیے سفری سہولیات دلانے کی غرض کے لیے مرکزی حکومت، ریلوے، ہوائی اور سفری ایجنسیوں سے تعاون کرنا؛

(vii) عمومی طور پر زائرین کی بہبود کی دیکھ بھال کرنا؛

(viii) کمیٹی کی ایسی کارروائیاں اور زائرین کی دلچسپی کے ایسے امور شائع کرنا جیسا کہ کمیٹی کے ذریعے اس ضمن میں بنائے گئے ذیلی قوانین کے ذریعے متعین کئے جائیں؛

(ix) حج کی نسبت ایسے دیگر فرائض سرانجام دینا جیسا کہ مرکزی حکومت کے ذریعے مقرر کئے جائیں۔

(2) ذیلی دفعہ (1) میں مصرحہ فرائض کے سرانجام دینے میں مرکزی حکومت کمیٹی کو تمام مناسب امداد دے گی۔

کمیٹی کے اجلاس۔

10-(1) حج سیزن کے شروع ہونے سے پہلے حج کے لیے انتظامات کرنے اور منصوبہ مرتب کرنے کی غرض سے کمیٹی سال میں کم از کم تین دفعہ اور اس کے بعد کمیٹی کے ذریعے کئے گئے انتظامات کا جائزہ لینے کی غرض سے ایک دفعہ اجلاس کرے گی۔

(2) ضمن (1) میں مصرحہ اجلاسوں کے علاوہ کمیٹی ضرورت ہونے پر اپنے ارکان کے کم از کم ایک تہائی کے ذریعے دی گئی درخواست پر یا جب چیر پرسن ضروری سمجھے، اجلاس کر سکے گی۔

(3) کمیٹی کے کسی اجلاس کا کورم پورا کرنے کے لیے درکار ارکان کی تعداد ایک تہائی ہوگی۔

(4) تمام معاملات حاضر ارکان کے ووٹوں کی اکثریت سے طے کئے جائیں گے اور ووٹوں کے برابر ہونے کی صورت میں چیر پرسن یا دیگر شخص کا جو صدارت کر رہا ہو، ووٹ فیصلہ کن ہوگا۔

(5) کمیٹی اپنی اجلاسوں میں کاروبار کرنے کے تعلق سے ضوابط کے ایسے قواعد پر عمل کرے گی جیسا کہ ذیلی قوانین کے ذریعے تعین کئے جائیں۔

مستقل کمیٹیوں اور ذیلی کمیٹیوں کی تقرری۔

11-(1) مالی اور حج انتظامات سے متعلق امور کو نپٹانے کی غرض سے کمیٹی اپنے ارکان میں سے دو مستقل کمیٹیاں، ان میں ہر ایک کی سربراہی کمیٹی کا نائب چیر پرسن کرے گا، مقرر کرے گی جو ارکان کی ایسی تعداد پر مشتمل ہوگی اور ان کے ایسے اختیارات اور کارہائے منصبی ہوں گے، جیسا کہ کمیٹی کے ذریعے اس سلسلے میں بنائے گئے ذیلی قوانین کے ذریعے متعین کئے جائیں:

لیکن شرط یہ ہے کہ چیر پرسن اس صورت میں مستقل کمیٹی کے اجلاس کی صدارت کرے گا اگر وہ اجلاس میں حاضر رہتا ہو۔

(2) کمیٹی ایسی اغراض کے لیے دیگر ذیلی کمیٹیاں مقرر کر سکے گی جیسا کہ وہ مناسب سمجھے اور ایسی ذیلی کمیٹی، ارکان کی ایسی

تعداداور دیگر اشخاص پر مشتمل ہوگی جیسا کہ کمیٹی اس سلسلے میں بنائے گئے قوانین کے ذریعے متعین کرے۔

کمیٹی کا رکن نامزد کئے جانے یا بحیثیت رکن بنے رہنے کے لیے نااہلیت۔

12- کوئی شخص کمیٹی کا رکن نامزد کئے جانے یا بحیثیت رکن بنے رہنے کے لیے نااہل قرار دیا جائے گا، اگر—

(i) وہ بھارت کا شہری نہ ہو؛

(ii) وہ مسلمان نہیں ہے، ماسوائے بہ اعتبار عہدہ ارکان جیسا کہ دفعہ 4 کے فقرہ (iii) میں وضع کیا گیا ہے؛

(iii) وہ پچیس سال کی عمر سے کم کا ہو؛

(iv) وہ فاتر العقل ہے اور کسی مجاز عدالت نے ایسا قرار دیا ہو؛

(v) وہ غیر بری الذمہ دیوالیہ ہے؛

(vi) وہ مرکزی حکومت کی رائے میں اخلاقی گراوٹ کے کسی جرم کی پاداش میں سزا یافتہ ہو؛

(vii) گزشتہ موقعہ پر وہ—

(الف) بحیثیت رکن اپنے عہدے سے برطرف کیا گیا ہو؛

(ب) زائرین کے مفاد میں کام نہ کرنے کے لیے یا رشوت لینے کی پاداش میں مجاز کسی حاکم کے ذریعے برطرف کیا گیا ہو۔

چیر پرسن، نائب چیر پرسن یا ارکان کا استعفیٰ۔

13- چیئر پرسن، نائب چیر پرسن یا کوئی دیگر رکن مرکزی حکومت کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا اور یہ ایسے استعفیٰ کی تاریخ سے موثر رہے گا۔

چیر پرسن، نائب چیر پرسن اور ارکان کی برطرفی۔

14- مرکزی حکومت سرکاری گزٹ میں اطلاع نامہ کے ذریعے کمیٹی کے چیر پرسن، نائب چیر پرسن یا اس کے کسی رکن کو برطرف کر سکے گی، اگر وہ—

(i) دفعہ 12 میں مصرحہ نااہلیت میں سے کسی بھی ایک کے تابع ہے یا ہو جاتا ہے؛ یا

(ii) ایسے طریقے میں کام کرنے سے انکار کرتا ہے یا کام کرنے کے اہل نہیں ہو جو مرکزی حکومت، کسی صفائی کے سُننے کے بعد جو وہ پیش کرے، کے خیال میں کمیٹی کے مفاد یا زائرین کے مفاد کو مضرت پہنچانے کا باعث ہو؛ یا

(iii) کمیٹی کی رائے میں کسی معقول وجہ کے بغیر کمیٹی کے تین متواتر اجلاسوں میں حاضر رہنے میں ناکام رہا ہو۔

(2) جب کمیٹی کا چیئر پرسن یا کوئی نائب چیر پرسن ضمن (1) کے تحت برطرف کیا گیا ہو تو وہ کمیٹی کا رکن بھی نہیں رہے گا۔

اتفاقی خالی اسامی پر کرنا۔

15-(1) جب کسی رکن کی نشت اس کی برطرفی، استعفیٰ، موت یا دیگر طور سے خالی ہو جائے تو کوئی نیا رکن اس کی جگہ پر نامزد یا منتخب، جیسی بھی صورت ہو، کیا جائے گا اور ایسا رکن اس وقت تک عہدے پر فائز رہے گا جب تک وہ رکن، جس کی جگہ وہ پر کرتا ہو، فائز رہنے کا حق رکھتا ہوگا اگر ایسی خالی اسامی واقع نہ ہوئی ہوتی۔

(2) ضمن (1) کے تحت کوئی اتفاقی خالی اسامی اُسی زمرے کے ذریعے پُر کی جائے گی جس کے ساتھ سابقہ رکن کا تعلق ہو۔

چیف ایگزیکیٹو افسر اور دیگر ملازمین۔

16-(1) مرکزی حکومت کسی شخص کو جو حکومت بھارت کے ڈپٹی سیکرٹری کے درجہ سے کم کا نہ ہو، مرکزی حکومت یا ریاستی حکومت کے مسلمان افسروں کے پینل میں سے ایسی شرائط اور قیود پر، جیسا کہ مقرر کیا جائے، کمیٹی کا چیف ایگزیکیٹو افسر مقرر کرے گی۔

(2) چیف ایگزیکیٹو افسر بہ اعتبار عہدہ کمیٹی کا سکریٹری ہوگا۔

(3) چیف ایگزیکیٹو افسر تین سال کی مدت کے لیے مقرر کیا جائے گا جسے مرکزی حکومت زیادہ سے زیادہ ایک سال کی مدت تک بڑھا سکے گی۔

(4) چیف ایگزیکیٹو افسر کمیٹی کے فیصلوں پر عمل درآمد کرائے گا اور ایسے دیگر کار ہائے منصبی انجام دے گا جیسا کہ مقرر کئے جائیں:

لیکن شرط یہ ہے کہ اگر چیف ایگزیکیٹو افسر اور کمیٹی کے درمیان رائے میں کوئی اختلاف ہو تو معاملہ مرکزی حکومت کے نوٹس میں لایا جائے گا جس کا فیصلہ اس پر حتمی ہوگا۔

(5) کمیٹی، مرکزی حکومت کی ماقبل منظوری سے، ایسے دیگر افسران اور ملازمین کو ایسی شرائط اور قیود پر جیسا کہ مقرر کیا جائے، مامور کر سکے گی، جیسا کہ وہ اس ایکٹ کی اغراض کو روبہ عمل لانے کے لیے ضروری سمجھے۔

باب III

ریاستی حج کمیٹیاں

ریاستی حج کمیٹی کا قائم اور سند یافتہ جماعت ہونا۔

17-(1) ریاستی حکومت (ریاست کا نام) حج کمیٹی کے نام سے ایک کمیٹی تشکیل دے گی جو ایسی تاریخ سے موثر ہوگی جیسا کہ مرکزی حکومت اس بارے میں سرکاری گزٹ میں اطلاع نامہ کے ذریعے مقرر کرے:

لیکن شرط یہ ہے کہ اگر کسی وجہ سے مرکزی حکومت کو یہ دکھائی دے کہ حج کمیٹی قائم کرنا ریاست یا یونین علاقہ کے لیے ضروری نہیں ہے تو وہ ملحق ریاست کی حج کمیٹی کو اُن زائرین کے ساتھ معاملہ کرنے کا مجاز کر سکے گی اور اُن ریاستوں اور یونین علاقوں کی مناسب نمائندگی کی تجویز کرے گی۔

(2) کمیٹی، مذکورہ بالا نام سے ایک سند یافتہ جماعت ہوگی جسے دائمی تسلسل حاصل ہوگا اور اس کی ایک عام مہر ہوگی جسے اس ایکٹ کی توضیعات کے تابع منقولہ اور غیر منقولہ دونوں جائداد حاصل کرنے اور اپنے پاس رکھنے اور فروخت

کرنے، خیراتی ٹرسٹ کو وجود میں لانے اور معاہدہ کرنے کا اختیار ہوگا اور مذکورہ نام سے مقدمہ کرے گی یا اس پر مقدمہ چلایا جائے گا۔

(3) اس ایکٹ میں مندرج کسی امر کے باوجود کوئی اقرار نامہ—

(الف) ملحق ریاستوں کی دو یا دو سے زیادہ حکومتوں کے ذریعے؛ یا

(ب) مرکزی حکومت کے ذریعے (ایک یا ایک سے زیادہ یونین علاقوں کی نسبت) اور ایسے یونین علاقہ یا یونین علاقوں سے ملحق ریاستوں کی ایک یا ایک سے زیادہ حکومتوں سے کیا جائے گا، یہ ایسی مدت کے لیے نافذ العمل ہوگا اور ایسی مزید مدت کے لیے، اگر کوئی ہو، تجدید کے تابع ہوگا جیسا کہ مشترکہ کمیٹی کی تشکیل کرنے کے لئے معاہدہ میں صراحت کی گئی ہو—

(i) تمام شریک ریاستوں کے لیے فقرہ (الف) میں محولہ معاملہ میں؛ اور

(ii) شریک یونین علاقہ یا یونین علاقوں اور ریاست یا ریاستوں کے لیے فقرہ (ب) میں محولہ معاملہ میں۔

(4) اس دفعہ کے تحت کوئی اقرار نامہ ضمن (2) کے فقرہ (الف) میں محولہ معاملہ میں، شریک ریاستوں کے سرکاری گزٹ میں اور اس ضمن کے فقرہ (ب) میں محولہ معاملہ میں شریک یونین علاقہ یا یونین علاقوں اور شریک ریاست یا ریاستوں کے سرکاری گزٹ میں شائع کیا جائے گا۔

(5) اس ایکٹ میں ریاستی کمیٹی، بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو، کے حوالہ سے یہ تعبیر کیا جائے گا جیسا کہ اس میں مشترکہ ریاستی کمیٹی بھی شامل ہے۔

ریاستی حج کمیٹی کی تشکیل۔

18-(1) سولہ ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی ہوگی جس کے ارکان کو ریاستی حکومت کے ذریعے نامزد کیا جائے گا، یعنی—

(i) تین ارکان کو—

(الف) ریاست کی نمائندگی کرنے والے پارلیمنٹ کے مسلمان ارکان میں سے؛

(ب) ریاستی قانون سازیہ کے مسلمان ارکان میں سے؛ اور

(ج) قانون ساز کونسل کے، جہاں یہ موجود ہو، مسلم ارکان میں سے؛

(ii) ریاست میں بلدیاتی اداروں کی نمائندگی کرنے والے مسلم ارکان میں سے تین ارکان؛

(iii) مسلم دینیات اور قانون میں مہارت رکھنے والے تین ارکان جن میں ایک شیعہ مسلمان شامل ہوگا؛

(iv) مسلم رضا کار تنظیموں کی نمائندگی کرنے والے پانچ ارکان جو عوامی انتظام، مالیات، تعلیم، ثقافت یا سماجی میدان میں کام کر رہے ہوں؛

(v) ریاستی وقف بورڈ کا چیر پرسن؛ اور

(vi) ریاستی کمیٹی کا چیف ایگزیکیٹو افسر جو بہ اعتبار عہدہ ریاستی کمیٹی کا رکن ہوگا:

لیکن شرط یہ ہے کہ کسی یونین علاقہ کی کمیٹی یا مشترکہ ریاستی کمیٹی کی تعداد ایسے ارکان پر مشتمل ہوگی جیسا کہ مقرر کیا جائے۔

(2) اگر ضمن (1) کے فقرہ (i) اور (ii) میں متذکرہ کسی ایک زمرہ میں کوئی مسلمان رکن نہیں ہو یا جہاں ریاست میں کوئی قانون ساز کونسل نہیں ہو تو نامزدگی ایسی صورت میں کی جائے گی، جیسا کہ مقرر کیا جائے۔

ارکان کا اطلاع نامہ۔ 19- دفعہ 18 کے ضمن (1) کے تحت ریاستی کمیٹی کے ارکان کی نامزدگی کرنے کے بعد، جتنی جلد ممکن ہو سکے، ریاستی حکومت ایسے تمام ارکان کے نام سرکاری گزٹ میں شائع کرے گی۔

معیاد عہدہ۔ 20-(1) ریاستی کمیٹی کے ارکان (ماسوائے بہ اعتبار عہدہ ارکان اور اتفاقی خالی اسامیوں کو پُر کرنے والے ارکان) کے عہدے کی میعاد تین سال ہوگی جو دفعہ 19 کے تحت ارکان کی فہرست کی اشاعت کے بعد آنے والے دن سے شروع ہوگی۔

(2) چیر پرسن اور ارکان کو واجب الادا الاؤنس اور دیگر شرائط اور قیود ایسی ہوں گی جیسا کہ مقرر کی جائیں۔

چیئر پرسن۔ 21-(1) دفعہ 19 کے تحت ریاستی کمیٹی کے ارکان کے ناموں کی اشاعت کے بعد ریاستی حکومت پینتالیس دنوں کے اندر اندر ریاستی کمیٹی کا پہلا اجلاس طلب کرے گی جہاں پر ریاستی کمیٹی اپنے ارکان میں سے چیر پرسن منتخب کرے گی:

لیکن شرط یہ ہے کہ چیر پرسن کے انتخاب میں بہ اعتبار عہدہ کوئی بھی رکن حصہ نہیں لے گا۔

(2) اگر ریاستی کمیٹی چیر پرسن کو منتخب کرنے میں ناکام رہتی ہے تو اُس صورت میں ریاستی حکومت ریاستی کمیٹی کے کسی رکن کو اس کا چیر پرسن مقرر کر سکے گی۔

(3) چیر پرسن کا انتخاب ریاست کے سرکاری گزٹ میں ریاستی حکومت کے ذریعے مشتہر کیا جائے گا۔

(4) چیر پرسن کے عہدے کی میعاد تین سال ہوگی اور کوئی بھی شخص متواتر دو میعادوں سے زیادہ چیر پرسن کے عہدے پر فائز نہیں رہے گا۔

(5) چیئر پرسن کے عہدہ کی کوئی بھی اتفاقی خالی اسامی ضمن (1) یا ضمن (2)، جیسی بھی صورت ہو، کی مطابقت میں پُر کی جائے گی۔

ریاستی کمیٹی کی سر نو تشکیل۔ 22-(1) ریاستی کمیٹی کی میعاد منقضی ہونے سے تقریباً چار مہینے پہلے ریاستی حکومت ایک نئی ریاستی کمیٹی کی تشکیل کے لیے تمام ضروری اقدام کرے گی یا کروائے گی۔

(2) سبکدوش ہونے والا کوئی بھی رکن زیادہ سے زیادہ دو میعادوں کے لیے ریاستی کمیٹی کی دوبارہ نامزدگی کا اہل ہوگا:

لیکن شرط یہ ہے کہ نامزد اشخاص کے پچاس فیصد ایسے طریقے میں دوسری معیاد کے لیے دوبارہ نامزد کئے جائیں

گے جیسا کہ مقرر کیا جائے۔

کمیٹی کا رکن نامزد کئے جانے یا بدستور بحیثیت ممبر رہنے کے لیے نا اہلیت۔

23- کوئی شخص ریاستی کمیٹی کا رکن نامزد کئے جانے یا بدستور بحیثیت رکن رہنے کے لیے نا اہل قرار دیا جائے گا اگر وہ —

(i) بھارت کا شہری نہ ہو؛

(ii) اُس ریاست کا باشندہ نہ ہو؛

(iii) مسلم نہ ہو، ماسوائے چیف ایگزیکیٹو افسر جیسا کہ دفعہ 18 کے ضمن (1) کے فقرہ (ب) میں توضیع کی گئی ہے؛

(iv) پچیس سال کی عمر سے کم کا ہو؛

(v) فاترالعقل ہو اور کسی مجاز عدالت نے اسے ایسا قرار دیا ہو؛

(vi) غیر بری الذمہ دیوالیہ ہو؛

(vii) ریاستی حکومت کی رائے میں اخلاقی گراوٹ کے کسی جرم کی پاداش میں سزا یافتہ ہو؛

(viii) گزشتہ موقع پر وہ —

(الف) بحیثیت رکن اپنے عہدے سے برطرف کیا گیا ہو؛

(ب) زائرین کے مفاد میں کام نہ کرنے یا رشوت لینے کی پاداش میں مجاز حاکم کے حکم کے ذریعے برطرف کیا گیا ہو۔

چیئر پرسن اور ارکان کا استعفیٰ۔

24- چیر پرسن یا کوئی دیگر رکن ریاستی حکومت کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنے عہد سے استعفیٰ دے سکے گا اور یہ ایسے استعفیٰ کی تاریخ سے موثر ہوگا۔

چیئر پرسن اور ارکان کی برطرفی۔

25- ریاستی حکومت سرکاری گزٹ میں اطلاع نامہ کے ذریعے ریاستی کمیٹی کے چیر پرسن یا کسی رکن کو برطرف کر سکے گی، اگر وہ ---

(i) دفعہ 23 میں مصرحہ نااہلیتوں میں سے کسی بھی نا اہلیت کے تابع ہو یا ہو گیا ہو؛ یا

(ii) ایسے طریقے میں کام کرنے سے انکار کرتا ہو یا کام کرنے کا اہل نہیں ہو یا ایسے طریقے میں کام کرتا ہو جو مرکزی حکومت، کسی صفائی کے سُننے کے بعد، جو وہ پیش کرنا چاہے، کے خیال میں کمیٹی کے یا زائرین کے مفاد کو مضرت پہنچانے کا باعث بنے؛ یا

(iii) کمیٹی کی رائے میں کسی معقول وجہ کے بغیر کمیٹی کے تین متواتر اجلاسوں میں حاضر رہنے میں ناکام رہا ہو۔

(2) جب کمیٹی کا چیر پرسن ضمن (1) کے تحت برطرف کیا گیا ہو تو وہ کمیٹی کا رکن بھی نہیں رہے گا۔

اتفاقی خالی اسامی پُر کرنا۔

26-(1) جب کسی رکن کی نشت اس کی برطرفی، استعفیٰ، موت یا دیگر طور سے خالی ہو جائے تو کسی نئے رکن کو اس کی جگہ پر نامزد کیا جائے گا اور ایسا رکن اُس وقت تک عہدے پر فائز رہے گا جب تک وہ رکن، جس کی جگہ وہ پُر کرتا ہو،

فائز رہنے کا حق رکھتا اگر ایسی خالی اسامی واقع نہ ہوئی ہوتی۔

(2) ضمن (1) کے تحت کوئی اتفاقی خالی اسامی اُس زمرے میں سے پُر کی جائے گی جس کے ساتھ سابقہ رکن کا تعلق ہو۔

ریاستی کمیٹی کے فرائض۔

27- (1) ریاستی کمیٹی کا یہ فرض ہوگا کہ وہ حج زائرین کے مفاد میں کمیٹی کی پالیسی اور ہدایات پر عمل درآمد کرے۔

(2) ریاستی کمیٹی حج زائرین کو امداد فراہم کرائے جس میں ان کی آبائی ریاست اور بھارت سے باہر جانے کے قیام کے درمیان ان کی آمدورفت اور باہر جانے کے مقامات پر رہائش کا معاملہ شامل ہے۔

(3) ریاستی حج کمیٹی حج کے سلسلے میں ایسے فرائض انجام دے گی جو مرکزی حکومت کے مشورے سے ریاستی حکومت کے ذریعے مقرر کیئے جائیں۔

ریاستی کمیٹی کے اجلاس۔

28- (1) ریاستی کمیٹی یوم حج سے پہلے کم از کم دو دفعہ اور حج مکمل ہونے کے بعد ایک دفعہ اجلاس کرے گی۔

(2) ریاستی کمیٹی کے کسی اجلاس میں کورم پورا کرنے کے لیے ارکان کی درکار تعداد اس کے ارکان کے ایک تہائی کے برابر ہوگی۔

(3) ضمن (1) میں مصرحہ اجلاسوں کی تعداد کے علاوہ ریاستی کمیٹی، جب کبھی اس کے کم از کم ایک تہائی ارکان کے ذریعے دی گئی درخواست پر یا جب چیپر پرسن ضروری خیال کرے، اجلاس کر سکے گی۔

(4) تمام معاملات حاضر ارکان کے ووٹوں کی اکثریت سے طے کئے جائیں گے اور ووٹوں کے برابر ہونے کی صورت میں چیئر پرسن یا دیگر شخص، جو صدارت کر رہا ہو، کا ووٹ فیصلہ کن ہوگا۔

ریاستی کمیٹی کا چیف ایگزیکیٹو افسر اور دیگر ملازمین۔

29- (1) ریاستی حکومت اپنے افسران میں سے کسی ایسے شخص کو، جو ڈپٹی سیکرٹری کے درجے سے کم کا نہ ہو یا ریاستی کمیٹی کا ایگزیکیٹو افسر مقرر کرے گی:

لیکن شرط یہ ہے کہ ایسا مقرر کیا گیا شخص ترجیحاً ایک مسلمان ہوگا۔

(2) ریاستی کمیٹی کا ایگزیکیٹو افسر بحثییت سکریٹری کام کرے گا۔

(3) ایگزیکیٹو افسر ریاستی کمیٹی کے فیصلوں کو نافذ کرے گا اور ایسے دیگر کارہائے منصبی انجام دے گا جیسا کہ مقرر کیا جائے:

لیکن شرط یہ ہے کہ اگر ایگزیکیٹو افسر اور ریاستی کمیٹی کے درمیان رائے میں کوئی اختلاف ہو تو وہ معاملہ کو ریاستی حکومت کے علم میں لائے گا جس کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

(4) ریاستی کمیٹی ریاستی حکومت کی ماقبل منظوری سے ایسے افسران اور دیگر ملازمین مامور کرے گی جیسا کہ اس ایکٹ کی اغراض کو روبہ عمل لانے کے لیے ضروری سمجھے۔

(5) افسران اور دیگر ملازمین کی معیاد عہدہ اور ملازمت کی شرائط ایسی ہوں گی جیسا کہ مقرر کی جائیں۔

باب 1V

مالیات، حسابات اور آڈٹ

مرکزی حج فنڈ۔ 30- کمیٹی کا اپنا فنڈ ہوگا جسے مرکزی حج فنڈ کہا جائے گا اور اس میں حسب ذیل رقوم جمع کی جائیں گی، یعنی:-

(الف) کمیٹی کے ذریعہ عائد کسی بھی فیس اور بار خدمت سے حاصل شدہ رقوم —

(i) حج کی درخواستوں کے رجسٹریشن کے لیے؛ اور

(ii) حج زائرین کے سفری اجازت ناموں کی اجرائی کے لیے؛

(ب) حج کی بجا آوری کے لیے زائرین سے جمع شدہ رقم؛

(ج) کمیٹی کے فنڈوں کے تمام جمع کھاتوں اور سرمایہ کاری سے آمدن؛

(د) متوفی حاجیوں کے مال واسباب کی بکری سے حاصل شدہ رقوم اور ان کی چھوڑی ہوئی رقوم جن کا کوئی دعویٰ دار نہیں ہے اور جو مرکزی حکومت کے پاس جمع ہوں؛

(ہ) مرکزی یا کسی ریاستی حکومت کے ذریعے قرضہ پر دی گئی کوئی رقوم یا حکومت کے ذریعے منظور کیا گیا کوئی دیگر ذریعہ؛

(و) کسی بھی ذرائع سے کوئی بھی رقم جو کمیٹی کو جائز طور پر واجب الادا ہو؛ اور

(ز) وہ رقم جو اس ایکٹ کے آغاز پر حج کمیٹی ایکٹ، 1959 کے تحت قائم کئے گئے حج فنڈ یا غریب عازمین فنڈ میں جمع ہو۔

مرکزی حج فنڈ کا اطلاق۔ 31- اس ایکٹ اور اس کے تحت بنائے گئے قاعدوں کی توضیعات کے تابع مرکزی حج فنڈ، کمیٹی کی نگرانی اور انتظام میں رہے گا اور حسبِ ذیل اغراض کے لیے استعمال ہوگا؛ یعنی —

(الف) کمیٹی کے چیف ایگزیکیٹو افسر اور دیگر ملازمین کی تنخواہ اور بھتے؛

(ب) دفعہ 9 میں مصرحہ مقاصد کے ضمنی اخراجات اور مصارف کی ادائی؛

(ج) کوئی دوسرے اخراجات جو کمیٹی یا ریاستی کمیٹی کے ذریعے پورے کئے جانے مطلوب ہوں جیسا کہ مرکزی حکومت کے ذریعے منظور کیا گیا ہو۔

ریاستی حج فنڈ۔ 32- ریاستی کمیٹی کا اپنا فنڈ ہوگا جس کو ریاستی حج فنڈ کہا جائے گا اور اس میں حسب ذیل رقوم جمع کی جائیں گی، یعنی —

(i) اس ایکٹ کی اغراض کے لیے کمیٹی کو ادا کی گئی تمام رقوم یا اس کو دی گئی گرانٹ؛

(ii) کوئی گرانٹ یا قرضہ جو ریاستی حکومت کے ذریعے ریاستی کمیٹی کو دیا جاسکے گا یا اس ایکٹ کی اغراض کے لیے کوئی دیگر ذریعہ جو ریاستی حکومت کے ذریعے منظور کیا گیا ہو؛

(iii) کسی بھی ذریعہ سے کوئی بھی رقم جو ریاستی کمیٹی کو جائز طور پر واجب الادا ہو؛ اور

(iv) رقوم، اگر کوئی ہوں، جو اس ایکٹ کے آغاز پر ریاستی حج کمیٹی کے جمع کھاتے میں ہوں۔

ریاستی حج فنڈ کا اطلاق۔

33- ریاستی حج فنڈ، کسی قاعدے کے تابع، جو اس ایکٹ کے تحت بنائے جاسکیں گے، ریاستی کمیٹی کی نگرانی اور انتظام میں رہے گا اور حسبِ ذیل اغراض کے لیے استعمال ہوگا، یعنی ——

(i) ریاستی کمیٹی کے ملازمین کی تنخواہ اور بھتے ماسوائے ایگزیکیٹو افسر کے تنخواہ اور بھتے جو ریاستی حکومت برداشت کرے گی؛

(ii) دفعہ 27 میں مصرحہ مقاصد کے لیے ریاستی کمیٹی کے ذریعے اس کے فرائض کی واجب کارکردگی کے ضمنی اخراجات اور مصارف ادائی؛ اور

(iii) کوئی دیگر اخراجات جو ریاستی حکومت کے ذریعے منظور کئے گئے ہوں اور ریاستی کمیٹی کے ذریعے پورے کئے جانے مقصود ہوں۔

حسابات اور آڈٹ۔

34-(1) کمیٹی اور ہر ایک ریاستی کمیٹی ایسے طریقے میں صحیح حسابات اور متعلقہ ریکارڈ مرتب رکھے گی اور حسابات کا سالانہ گوشوارہ تیار رکھے گی جیسا کہ مرکزی حکومت یا ریاستی حکومت، جیسی بھی صورت ہو، کے ذریعے مقرر کیا جائے۔

(2) ایسے آڈیٹروں کے ذریعے حسابات کی سالانہ جانچ اور آڈٹ کی جائے گی جیسا کہ مرکزی حکومت یا ریاستی حکومت، جیسی بھی صورت ہو، منظور کرے۔

(3) کمیٹی یا ریاستی کمیٹی کے حسابات، جس کی تصدیق آڈٹ رپورٹ سمیت آڈیٹر کے ذریعہ کی گئی ہو، مذکورہ کمیٹی کے ذریعہ مرکزی حکومت یا ریاستی حکومت، جیسی بھی صورت ہو، کو سالانہ پیش کئے جائیں گے۔

(4) ضمن (3) کے تحت آڈٹ رپورٹ کے وصول ہونے کے بعد مرکزی حکومت، جتنی جلد ممکن ہو سکے، اسے پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان کے سامنے رکھوائے گی۔

باب V

متفرقات

کمیٹی کوزائرین پاس کے اجرا کرنے اور فیس عائد کرنے کے اختیارات۔

35-(1) کمیٹی کے پاس حج زائر کو بھارت سے بحیثیت حقیقی زائر سعودی عربیہ تک اس کی روانگی کے لیے زائر پاس کے نام سے سفری دستاویز جاری کرنے کا اختیار ہوگا اور مذکورہ زائر پاسپورٹ ایکٹ، 1967 کی دفعہ 3 کی توضیعات سے مستثنیٰ تصور کیا جائے گا۔

(2) پاسپورٹ ایکٹ، 1967 میں مندرج کسی امر کے باوجود مرکزی حکومت، کمیٹی کے مشورے سے حج زائرین کے رجسٹریشن، کمیٹی کے ذریعے زائر پاس کی اجرائی اور دیگر متعلقہ امور کے لیے ایسی فیس عائد کر سکے گی جیسا کہ ایسی خدمات کی انجام دہی کی نسبت مقرر کی جائے۔

کمیٹی کی منسوخی۔

36-(1) اگر مرکزی حکومت کی رائے میں کمیٹی اس ایکٹ کے تحت یا اس کے ذریعے اس پر عائد کئے گئے فرائض انجام دینے کے قابل نہیں ہو یا متواتر طور پر انجام دینے میں کوتاہی برتتے یا اپنے اختیارات سے تجاوز کرتی ہے یا اختیارات کا بے جا استعمال کرتی ہے تو مرکزی حکومت، سرکاری گزٹ میں شائع ایک حکم معہ اس کے لیے وجوہات کے گوشوارے کے، اس کو ایسی مدت کے لیے منسوخ کر سکے گی جیسا کہ حکم میں صراحت کی جائے:

لیکن شرط یہ ہے کہ منسوخی کا حکم، جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے صادر کرنے سے پہلے مرکزی حکومت کمیٹی کو اس بات کی وضاحت کرنے کا مناسب موقعہ دے گی کہ کیوں نہ اس کو منسوخ کیا جائے۔

(2) جب کمیٹی کو ضمن (1) کے تحت ایک حکم کے ذریعے منسوخ کیا جاتا ہے تو——

(الف) تمام ارکان، ایسی تاریخ پر جیسا کہ حکم میں صراحت کی جائے، فقرہ (د) کے تحت نامزدگی کے لیے ان کی اہلیت کو مضرت پہنچائے بغیر ایسے ارکان کی حیثیت سے اپنے عہدے چھوڑ دیں گے۔

(ب) کمیٹی کی منسوخی کی مدت کے دوران اس ایکٹ کے تحت یا اس ایکٹ کے ذریعے کمیٹی کو تفویض کئے گئے اور عائد کئے گئے تمام اختیارات اور فرائض ایسے افسر یا حاکم کے ذریعے انجام دئے جائیں گے اور تعمیل کی جائے گی جیسا کہ اُس سلسلے میں مرکزی حکومت مقرر کرے؛

(ج) کمیٹی میں مرکوز تمام جائداد اُس وقت تک مرکزی حکومت میں مرکوز رہے گی جب تک اس کی دوبارہ تشکیل نہیں ہوجاتی؛

(د) منسوخی کی مدت منقضی ہونے سے پہلے کمیٹی کی تشکیل نو کی غرض کے لیے مرکزی حکومت کے ذریعے نامزدگیاں کی جائیں گی۔

(3) اس دفعہ کے تحت صادر کیا گیا کوئی حکم منسوخی بمعہ اس کی وجوہات کے گوشوارے کے، جتنی جلد ممکن ہوسکے،

پارلیمنٹ کے ہرایک ایوان کے سامنے رکھا جائے گا۔

(4) اس دفعہ کے ضمنات (1)،(2) اور (3) میں مصرحہ اور اس بابت مرکزی حکومت کے ذریعے جاری کسی ہدایت کے تابع ریاستی حکومت کسی ریاستی کمیٹی کی نسبت وہی اختیارات اور فرائض انجام دے سکے گی جو ان ضمنات میں مندرج ہیں۔

کمیٹی یا ریاستی کمیٹی کی ممبر شپ منافع بخش عہدہ نہ ہونا۔

37- فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر قانون میں مندرج کسی امر کے باوجود کمیٹی یا ریاستی کمیٹی کے کسی رکن کا عہدہ منافع بخش عہدہ تصور نہیں کیا جائے گا۔

خالی اسامیاں وغیرہ کمیٹی کی کارروائیوں کو متاثر نہیں کریں گی۔

38- کمیٹی یا ریاستی کمیٹی یا کسی مشترکہ ریاستی کمیٹی، جیسی بھی صورت ہو، کا کوئی فعل یا کارروائی محض اس کے ارکان میں کسی خالی اسامی کے پیدا ہونے یا تشکیل میں کسی نقص کی وجہ سے ناجائز نہیں ہوگی۔

کمیٹی کے افسران اور ملازمین سرکاری ملازمین ہوں گے۔

39- کمیٹیوں کے افسران اور ملازمین اور اس ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد یا ذیلی قوانین کے تحت کسی فرض کو انجام دینے کی غرض سے باضابطہ طور پر مقرر کیے گئے دیگر اشخاص تعزیرات بھارت کی دفعہ 21 کے معنی میں سرکاری ملازم متصور ہوں گے۔

برأت۔

40- چیئرپرسن، نائب چیرپرسن یا کمیٹی یا ریاستی کمیٹی کے کسی رکن کے خلاف اس ایکٹ کے تحت نیک نیتی سے کئے گئے کسی فعل یا کسی فعل کے کئے جانے کے ارادے کی نسبت کوئی دعویٰ، استغاثہ یا دیگر قانونی کارروائی مرکزی یا ریاستی حکومت، جیسی بھی صورت ہو، کی ماقبل اجازت کے بغیر دائر نہیں ہوگی۔

فہرست بند کی ترمیم کرنے کے اختیارات۔

41-(1) اگر مرکزی حکومت مطمئن ہو کہ ایسا کرنا قرین مصلحت ہے تو وہ سرکاری گزٹ میں اطلاع نامہ کے ذریعے فہرست بند کی ترمیم کرسکے گی اور اس کے نتیجے کے طور پر فہرست بند اس کے مطابق ترمیم شدہ متصور ہوگا۔

(2) ضمن (1) کے تحت کئے گئے ہرایک اطلاع نامہ کی ایک نقل، اس کے جاری کئے جانے کے بعد، جتنی جلد ممکن ہو سکے، پارلیمنٹ کے ہرایک ایوان کے سامنے رکھی جائے گی۔

شکایات کا ازالہ۔

42- کوئی حج زائر، جو حج کمیٹی یا ریاستی حج کمیٹی کے ذریعے انجام دئے گئے کسی بھی فرض سے ناخوش ہو، حج کمیٹی یا ریاستی حج کمیٹی، جیسی بھی صورت ہو، کو اپنی شکایت کے ازالہ کے لیے ایک درخواست دے گا اور ناخوش شخص کو سننے کے بعد، اگر ضروری ہو، مذکورہ شکایت مذکورہ کمیٹی کے ذریعے نپٹائی جائے گی۔

جائدادیں اور دیگر حقوق وغیرہ کمیٹیوں میں مرکوز ہونا۔

43-(1) اس ایکٹ کے نفاذ پر اور اس ایکٹ کی نفاذ کی تاریخ سے تمام اثاثے، حقوق، جائداد، پٹہ داری، اختیارات، اتھارٹیاں اور مراعات اور تمام جائدادیں، منقولہ اور غیر منقولہ، جس میں اراضی، عمارتیں، اسٹورز، نقد بقایا جات، دردست نقدی، محفوظ فنڈ، سرمایہ کاریاں اور ایسی جائدادوں میں یا ان سے پیدا ہونے والے دیگر حقوق اور مفادات، جو ایسے نفاذ سے عین قبل حج کمیٹی ایکٹ، 1959 کے تحت تشکیل شدہ حج کمیٹی، ممبئی کی ملکیت، اختیار یا

نگرانی میں تھے، اور حساب کے تمام کھاتے، رجسٹر اور اس سے متعلق کسی بھی نوعیت کی تمام دیگر دستاویزات ریاستی حج کمیٹی میں مکمل طور پر مرکوز اور کمیٹی کے ہوں گے۔

(2) اس ایکٹ کے نفاذ پر اور اس ایکٹ کے نفاذ کی تاریخ سے تمام اَثاثے حقوق، جائداد پٹہ داری، اختیارات، اتھارٹیاں اور مراعات اور تمام جائدادیں، منقولہ اور غیر منقولہ، جس میں اراضی، عمارتیں، اسٹورز، نقدی بقایا جات، دردست نقدی، محفوظ فنڈ، سرمایہ کاریاں اور ایسی جائدادوں میں یا ایسی جائدادوں سے پیدا ہونے والے دیگر حقوق اور مفادات جو ایسے نفاذ سے عین قبل ریاستی حج کمیٹی کی ملکیت، اختیار یا نگرانی میں تھے، اور حساب کے تمام کھاتے، رجسٹر اور اس سے متعلق کسی بھی نوعیت کی تمام دیگر دستاویزات ریاستی حج کمیٹی میں مرکوز اور کمیٹی کے ہوں گے۔

(3) کمیٹی یا ریاستی کمیٹی کے ذریعے، اُس کے ساتھ یا اُس کی خاطر تمام قرضے، ذمہ داریاں اور ادائگیاں جو ادا کی گئی ہوں، تمام معاہدات جو کئے گئے ہوں اور معاملات اور چیزیں جو عمل آوری کے لیے ہاتھ میں لی گئی ہوں کمیٹی یا کسی ریاستی کمیٹی کی اغراض کے سلسلے میں ایسے نفاذ سے عین قبل تصور کیا جائے گا کہ انہیں کمیٹی یا ریاستی کمیٹی، جیسی بھی صورت ہو، کو ادا کیا گیا ہے یا طے کیا گیا ہے کمیٹی یا ریاستی کمیٹی، جیسی بھی صورت ہو، کے ذریعے اس کے ساتھ یا اس کی خاطر ادا شدہ، طے شدہ یا عمل آوری کے لیے ہاتھ میں لیا گیا۔

(4) ایسے نفاذ سے فوراً پہلے کمیٹی یا ریاستی کمیٹی کو واجب الادا تمام رقوم کمیٹی یا ریاستی کمیٹی، جیسی بھی صورت ہو، کو واجب الادا متصور ہوں گے۔

(5) حج کمیٹی، ممبئی یا ریاستی حج کمیٹی کی طرف سے کئے گئے تمام معاہدے اور تعمیل شدہ تمام دستاویزات کمیٹی یا ریاستی کمیٹی، جیسی بھی صورت ہو، کی طرف سے کیا گیا معاہدہ یا تعمیل کی گئی دستاویز متصور ہونگے اور اس کے مطابق تعمیل کی جائے گی۔

(6) اس ایکٹ کے نفاذ پر زیرِ التواء تمام مقدمے اور قانونی کارروائیاں جس میں یا جس کی حج کمیٹی، ممبئی یا ریاستی حج کمیٹی فریق تھی، کمیٹی یا ریاستی کمیٹی، جیسی بھی صورت ہو، اس مقصد سے متبادل متصور ہوں گے۔

44-(1) مرکزی حکومت، اطلاع نامہ کے ذریعے اس ایکٹ کی اغراض کو روبہ عمل لانے کے لیے قواعد بنا سکے گی۔ قواعد بنانے کا اختیار۔

(2) بالخصوص اور ماقبل اختیارات کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر ایسے قواعد حسب ذیل تمام امور یا ان میں سے کسی ایک کی نسبت توضیع کرسکیں گے، یعنی:-

(i) دفعہ 4 کے فقرہ (ii) کے تحت کمیٹی کے ارکان کے انتخابات کا طریقہ کار؛

(ii) دفعہ 6 کے ضمن (2) کے تحت چیر پرسن اور ارکان کی قیود اور شرائط؛

(iii) دفعہ 7 کے ضمن (3) کے تحت چیر پرسن کے اختیارات اور فرائض؛

(iv) دفعہ 8 کے ضمن (2) کے شرطیہ فقرہ کے تحت وہ طریقہ جس میں ارکان دوبارہ نامزد کیئے جاسکیں گے؛

(v) دفعہ 9 کے ضمن (1) کے فقرہ (ix) کے تحت حج کی نسبت فرائض؛

(vi) دفعہ 16 کے تحت کمیٹی کے چیف ایگزیکیٹو افسر کے کارہائے منصبی اور چیف ایگزیکٹو افسر اور دیگر ملازمین کی ملازمت کی شرائط و قیود؛

(vii) دفعہ 18 کے ضمن (1) کے فقرہ (vi) کے شرطیہ فقرہ کے تحت مشترکہ ریاستی کمیٹی یا یونین علاقہ کے لیے کمیٹی کے ارکان کی تعداد؛

(viii) دفعہ 34 کے تحت وہ طریقہ کار جس میں کمیٹی یا ریاستی کمیٹیوں کے ذریعے حسابات مرتب رکھے جائیں گے اور ایسے حسابات کا آڈٹ؛

(ix) دفعہ 35 کے ضمن (1) کے تحت حج زائر پاس کا اجرا کرنا؛

(x) دفعہ 41 کے تحت منسلک ریاستوں اور یونین علاقوں سے مل کر بننے والے زونوں سے متعلق فہرست بندی کی ترمیم؛

(xi) کوئی دیگر معاملہ جو مقرر کیا جاسکے گا۔

(3) اس دفعہ کے تحت بنایا ہوا ہر ایک قاعدہ بنائے جانے کے بعد، جتنی جلد ممکن ہو سکے؛ تیس (30) دن کی مجموعی مدت تک پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں جب اس کا اجلاس جاری ہو، رکھا جائے گا اور یہ مدت ایک ہی اجلاس میں یا یکے بعد دیگرے آنے والے دو یا زائد اجلاسوں کے دوران ہوسکتی ہے اور اگر اس اجلاس کے جس میں وہ اس طرح رکھا گیا ہو یا فوراً بعد ہونے والے اجلاس کے خاتمے کے قبل دونوں ایوان اس قاعدے میں کسی قسم کی ردو بدل کرنے پر اتفاق کریں یا دونوں ایوان متفق ہوں کہ اس قاعدے کو نہ بنانا چاہئے تو اس کے بعد وہ قاعدہ ایسی ردو بدل کی ہوئی صورت میں موثر ہوگا یا کوئی اثر نہ رکھے گا، جیسی کہ صورت ہو، تاہم کوئی ایسی ردو بدل یا کالعدمی اس قاعدے کے تحت سابقہ کیئے ہوئے کسی امر کے جواز کو مضرت نہ پہنچائے گی۔

ذیلی قوانین بنانے کا اختیار۔

45-(1) کمیٹی، اطلاع نامہ کے ذریعے اس ایکٹ اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کی توضیعات کی مطابقت میں حسب ذیل امور کی نسبت ذیلی قوانین بنا سکے گی یعنی:-

(I) دفعہ 7 کے ضمن (4) کے تحت نائب چیر پرسن کے اختیارات اور فرائض؛

(ii) دفعہ 9 کے ضمن (1) کے فقرہ (vii) کے تحت کمیٹی کی کارروائیوں کی اشاعت اور زائرین کے مفادات کے کسی معاملہ کی توضیع کرنا؛

(iii) دفعہ 10 کے ضمن (5) کے تحت کمیٹی کے اجلاس کی کارروائی انجام دینے کے لیے ضابطہ بندی کے قواعد وضع کرنا؛

(iv) دفعہ 11 کے تحت مستقل کمیٹی کے اختیارات اور کارہائے منصبی اور ذیلی کمیٹیوں میں ارکان اور دیگر اشخاص کی تعداد کا تعین کرنا؛

(v) کسی دوسرے معاملہ کی توضیع کرنا جسے کمیٹی اس ایکٹ کی توضیعات کو موثر بنانے کے لیے ضروری خیال کرے۔

(2) اس دفعہ کے تحت کمیٹی کے ذریعے بنائے گئے ذیلی قوانین مرکزی حکومت کو پیش کئے جائیں گے اور اُس وقت تک موثر نہ ہوں گے جب تک مرکزی حکومت ان کو منظور نہ کرے؛

(3) ذیلی قوانین، جن کو مرکزی حکومت نے منظوری دی ہو، سرکاری گزٹ میں شائع کئے جائیں گے۔

تفویض کرنے کا اختیار۔

46- اس ایکٹ اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کی توضیعات کے تابع، کمیٹی، تحریری طور پر عام یا خاص حکم کے ذریعے مرکزی حکومت کی ماقبل منظوری سے کمیٹی کے کسی رکن یا چیف ایگزیکیٹو افسر کو، اور ایسی شرائط اور پابندیوں کے تابع، جیسا کہ حکم میں صراحت کی جاسکے گی، اس ایکٹ کے تحت (ماسوائے دفعہ 45 کے تحت ذیلی قوانین بنانے کے اختیارات) اپنے ایسے اختیارات تفویض کر سکے گی جو وہ ضروری خیال کرے۔

ریاستی حکومت کے ذریعے قواعد بنانے کا اختیار۔

47- (1) ریاستی حکومت، مرکزی حکومت کے مشورے سے، اطلاع نامہ کے ذریعے ریاستی کمیٹیوں کی نسبت اس ایکٹ کی اغراض کو روبہ عمل لانے کے لیے قواعد بنا سکے گی۔

(2) بالخصوص اور ماقبل اختیارات کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر ایسے قواعد حسب ذیل تمام یا ان میں سے کسی ایک کی نسبت توضیع کرسکیں گے، یعنی:-

(i) دفعہ 20 کے ضمن (2) کے تحت ریاستی کمیٹی کے چیئرپرسن اور ارکان کی شرائط اور قیود؟

(ii) دفعہ 22 کے ضمن (2) کے شرطیہ فقرہ کے تحت وہ طریقہ کار جس میں ارکان دوبارہ نامزد کئے جاسکیں گے؛

(iii) دفعہ 27 کے ضمن (3) کے تحت ریاستی کمیٹی کے فرائض؛

(iv) دفعہ 29 کے تحت ایگزیکیٹو افسر کے کارہائے منصبی اور افسران اور دیگر ملازمین کی ملازمت کی شرائط اور قیود؛

(v) کوئی دیگر معاملہ جو کیا جانا مقصود ہو یا مقرر کیا جائے۔

(3) اس دفعہ کے تحت بنایا ہوا ہر ایک قاعدہ بنائے جانے کے بعد، جتنی جلد ممکن ہو سکے، ریاستی قانون سازیہ کے سامنے رکھا جائے گا۔

اس ایکٹ کے نفاذ سے پہلے موجودہ کمیٹی کے ملازمین کی بابت توضیعات۔

48-اس ایکٹ کے نفاذ پر اور اس ایکٹ کے نفاذ کی تاریخ سے کسی موجودہ کمیٹی اور ریاستی کمیٹی، جیسی بھی صورت ہو، کا ہر افسر اور دیگر ملازم کمیٹی یا ریاستی کمیٹی، جیسی بھی صورت ہو، کو ایسے عہدہ کے ساتھ منتقل ہوں گے یا افسر بن جائیں گے جیسا کہ ایسی کمیٹی تعین کرے اور اُسی معیادِ عہدہ کے ذریعے اُسی اجرت پر، ملازمت کی ان ہی شرائط اور قیود پر عہدہ پر فائز رہیں گے جیسا کہ وہ حج کمیٹی ایکٹ، 1959 کے تحت تشکیل شدہ حج کمیٹی کے تحت رہتے اور کمیٹی کا افسر یا دیگر ملازم کے طور

پر اس وقت تک ایسے بنے رہیں گے جب تک کہ ان شرائط اور قیود کو ایسی کمیٹی کے ذریعے باضابطہ طور پر تبدیل نہ کر دیا جائے:

لیکن شرط یہ ہے کہ کمیٹی یا ریاستی کمیٹی، جیسی بھی صورت ہو، کے ایسے کسی افسر یا دیگر ملازم کی ملازمت کی میعاد، اجرت اور شرائط اور قیود مرکزی حکومت یا ریاستی حکومت، جیسی بھی صورت ہو، کی ماقبل منظوری کے بغیر نقصان پہنچانے کے لیے تبدیل نہیں کی جائیں گی:

مزید شرط یہ ہے کہ اس ایکٹ کے نفاذ سے پہلے کسی ایسے افسر یا دیگر ملازم کے ذریعے انجام دی گئی کوئی خدمت، کمیٹی یا ریاستی کمیٹی، جیسی بھی صورت ہو، کے تحت انجام دی گئی خدمت متصور ہوگی۔

نیک نیتی سے کئے گئے فعل کا تحفظ۔

49-اس ایکٹ کے تحت نیک نیتی سے کئے گئے یا کئے جانے والے کسی فعل کے لیے حکومت یا حکومت کے کسی افسر یا دیگر ملازم یا اس ایکٹ کے تحت تشکیل دی گئی کمیٹی کے خلاف مقدمہ، استغاثہ یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہوگی۔

مشکل رفع کرنے کا اختیار۔

50-(1) اگر اس ایکٹ کی توضیعات کو موثر بنانے میں کوئی دشواری پیش آجائے تو مرکزی حکومت ایک حکم کے ذریعے ایکٹ کی توضیعات کی مطابقت میں مشکل کو رفع کر سکے گی:

لیکن شرط یہ ہے کہ اس ایکٹ کے نفاذ سے دو سال کی مدت منقضی ہونے کے بعد ایسا کوئی حکم صادر نہیں کیا جائے گا۔

(2) اس دفعہ کے تحت بنایا ہوا ہر حکم اس کے بنائے جانے کے بعد، جتنی جلد ممکن ہو سکے، پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں رکھا جائے گا۔

ہدایات دینے کا اختیار۔

51-اس ایکٹ کے تحت مرکزی حکومت اپنے اختیارات کے استعمال میں اور کارہائے منصبی کی انجام دہی میں ، کمیٹی یا ریاستی کمیٹی کو تحریری طور پر ہدایات جاری کر سکے گی اور ایسی کمیٹی، ریاستی کمیٹی، جیسی بھی صورت ہو، ایسی ہدایات کی تعمیل کرنے کی پابند ہوگی۔

تنسیخ۔

52-(1) حج کمیٹی ایکٹ، 9159 ذریعہ ہذا منسوخ کیا جاتا ہے۔

(2) ایسی تنسیخ کے باجود، متذکرہ ایکٹ کے تحت تشکیل دی گی حج کمیٹی، اس ایکٹ کے تحت کمیٹی کے قائم ہونے تک اسی طرح کام جاری رکھے گی گویا کہ یہ ایکٹ پاس ہی نہیں ہوا تھا اور کمیٹی کے قائم ہونے پر دفعہ 5 کے تحت ایسے اطلاع نامہ پر حج کمیٹی تحلیل ہو جائے گی۔

(3) ایسی تنسیخ کے باوجود، حج کمیٹی ایکٹ، 1959 کے تحت کیا گیا کوئی امر یا کی گئی کوئی کارروائی اس ایکٹ کی مماثل توضیعات کے تحت کیا گیا یا کی گئی تصور کی جائے گی۔

فہرست بند

[دفعہ 4(ii) اور 41(1) ملاحظہ ہوں]

زون -I- قومی راجدھانی دہلی کا علاقہ، راجستھان، جموں وکشمیر، پنجاب، ہریانہ، ہماچل پردیش اور چنڈی گڑھ کا یونین علاقہ۔

زون-II- اتر پردیش، بہار، اترانچل اور جھارکھنڈ۔

زون-III- آندھرا پردیش، مدھیہ پردیش، چھتیس گڑھ اور اڑیسہ۔

زون IV- آسام، مغربی بنگال، تری پورہ، منی پور، سکم، میگھالیہ، اروناچل پردیش، میزورم، ناگالینڈ اور انڈومان اور نیکوبار جزائر کے یونین علاقے۔

زون V- مہاراشٹر، گجرات، گووا، دمن اور دیو اور دادرا اور نگر حویلی کے یونین علاقے۔

زون VI- تامل ناڈو، کیرالہ، کرناٹک اور پڈوچیری اور لکشدیپ کے یونین علاقے۔